85101 ـ کیا منگیتر کو عیب بتانا ضروری ہے یا کہ اس کے گھر والوں کو ؟

سوال

میں پچیس برس کا جوان ہوں اور میرے مادہ منویہ میں سپرم کمزور ہیں، جو ایک سے پانچ فیصد تك ہیں ڈاکٹر حضرات کا کہنا ہے کہ اس سے حمل نہیں ٹھر سکتا، اور مصنوعی طریقہ سے ہو سکتا ہے لیکن اس کا امکان بھی بہت کم ہے.
اب میں ایك لڑکی سے منگنی کرنا چاہتا ہوں، میں نے بڑی وضاحت کے ساتھ اس کو سارا معاملہ کہہ دیا ہے، وہ راضی و خوشی اور ایمان کے ساتھ قبول کر رہی ہے کہ سب کچھ اللہ کے ہاتھ میں ہے.
میرا سوال یہ ہے کہ: آیا یہ سب کچھ اس کے گھر والوں کو بتانا چاہیے یا کہ نہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اگر لڑکی کو علم ہو کہ سپرم کمزور ہیں اور اولاد نہ ہونے کا احتمال ہے اور اس کے باوجود لڑکی شادی کرنے پر راضی ہو لڑکی عاقل و بالغ ہو تو یہ کافی ہے، اور اس کے ولی کو یہ سب کچھ معلوم ہونے پر موقوف نہیں ہوگا، کیونکہ یہ لڑکی کا حق ہے.

فقہاء کرام نے بیان کیا ہے کہ بیوی یا خاوند کو جب علم ہو جائے کہ ان میں سے کسی ایک میں ایسا عیب پایا جاتا ہے جو نکاح فسخ کرنے کا باعث ہے، چاہے علم عقد نکاح کے وقت ہو یا بعد میں اور وہ اس عیب پر راضی ہو تو فسخ کا اختیار ساقط ہو جائیگا.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" ان عیوب کے ساتھ اختیار کا ثبوت اس وقت ہو گا جب اسے عقد نکاح کے وقت علم نہ ہو، اور نہ ہی وہ عقد نکاح کے بعد اس پر راضی ہو، چنانچہ اگر عقد نکاح میں اس کو علم ہو گیا یا بعد میں علم ہوا اور وہ اس پر راضی ہو جائے تو اسے کوئی اختیار حاصل نہیں ہوگا، اس میں ہمیں کسی اختلاف کا علم نہیں " انتہی

دیکھیں: (7 / 142).

اور المدونۃ میں درج ہے:

میں نے کہا: یہ بتائیں کہ اگر عورت نے کسی ایسے شخص سے شادی کر لی جس کا عضو تناسل کٹا ہوا ہو، یا وہ شخص خصی ہو اور عورت کو اس کا علم بھی ہو تو ؟

ان کا کہنا تھا: اس کو کوئی اختیار نہیں رہےگا، امام مالك رحمہ اللہ نے ایسے ہی کہا ہے.

وہ کہتے ہیں: امام مالك رحمہ اللہ کا قول ہے: جب عورت کسی خصی مرد سے شادی کرے اور اسے اس کا علم نہ ہو تو عورت کو جب اس کا علم ہو جائے تو اسے اختیار حاصل ہوگا چنانچہ امام مالك کا قول ہے کہ: جب اسے علم ہو جائے تو اسے کوئی اختیار نہیں رہےگا " انتہی

دیکھیں: المدونۃ (2 / 144).

اور کشاف القناع میں درج ہے:

" چنانچہ اگر خاوند اور بیوی میں سے جسے کوئی عیب نہیں اسے عقد نکاح کے وقت دوسرے میں عیب کا علم ہو تو اسے کوئی اختیار نہیں ہوگا، یا پھر عقد نکاح کے بعد اسے عیب کا علم ہوا اور وہ اس پر راضی ہو گیا تو بھی اسے کوئی اختیار نہیں ہوگا، المبدع میں ہے: ہمارے علم کے مطابق اس میں کوئی اختلاف نہیں " انتہی بتصرف

دیکھیں: کشاف القناع (5 / 111).

اور سرخسی حنفی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور اگر عورت نے ان (یعنی کٹے ہوئے عضو تناسل والے شخص یا خصی یا بانجھ شخص سے) میں سے کسی ایك سے شادی کر لی اور اسے اس کی حالت کا علم ہو تو اس عورت کو کوئی اختیار نہیں رہےگا؛ کیونکہ جب اس نے اس شخص کی حالت کا علم ہونے کے باوجود عقد نکاح کیا تو وہ اس پر راضی تھی، اور اگر وہ عقد نکاح کے بعد اس پر راضی ہوئی اور کہا کہ میں راضی ہو تو بھی اختیار ساقط ہو جائیگا " انتہی

دیکھیں: المبسوط (5 / 104).

مزید آپ الموسوعۃ الفقھیۃ (29 / 69) بھی دیکھیں.

یہ معلوم ہے کہ جن عیوب کو علماء نے مرحلہ وار ذکر کیا ہے سپرم کی کمی ان سے کم ہے.

علماء کرام کی کلام اس میں ظاہر ہے کہ: عیب کے متعلق علم عورت کے لیے کافی ہے، اور اس کے گھر والوں کو بتانا شرط نہیں.

اور اولاد پیدا کرنے کا مسئلہ ایك ایسا مسئلہ ہے جسے کو ہم و غم نہیں بنا لینا چاہیے، کتنے ہی ایسے افراد ہیں جنہیں بہت کچھ کہا گیا، لیکن اللہ عزوجل نے اس کے باوجود نے اسے اولاد سے نوازا، چنانچہ حکم تو اللہ سبحانہ و تعالی کا ہے اور یہ فضل تو اسی کے ہاتھ میں ہے.

آپ کو اس کے لیے علاج معالجہ جیسے اسباب مہیا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، اور اللہ سبحانہ و تعالی سے اس کا فضل مانگیں.

یہاں ہم یہ تنبیہ کرنا چاہتے ہیں کہ منگیتر آپ کے لیے ایك اجنبی عورت ہے جب تك اس سے نکاح نہ ہو جائے اس سے خلوت کرنی اور اسے چھونا جائز نہیں، اور شادی کے متعلق بھی بات چیت آپ اس کے ولی کے ساتھ ہی کریں.

واللہ اعلم .